بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ۔ ۲۳ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴۱

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج مقیم ہیں۔ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

زندگی کا مزہ اُسی دن آسکتا ہے جب تمام لذت دُعا ہی میں محسوس ہو

نرے الفاظ اور دُعا ہی کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ ایک سوزش رقت اور درد ساتھ ہو

دُعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرتِ احدیت کے آستانہ پر گرے:

"دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اُس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اُس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اُس کے حُسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اُسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے ..... اس زندگی کا مزہ اُسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دُعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا خواہ رات کو موت آجاوے یا دن کو۔ جو لوگ دُنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دُنیا سے نامراد جاتے ہیں۔ وہاں اُن کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کر سکیں ....."

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

"..... نرے الفاظ اور دُعا ہی کافی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش رقت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دُعا کو نہیں سنتا جب تک دُعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دُعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دُعا کی تھی مگر اُس کا اثر نہ ہوا۔ اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ جب تک دُعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دُعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دُعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور رُوح پانی کی طرح حضرتِ احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو۔ اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دُعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دُعا قبول ہوگی۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱-۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴)

○ ۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم جمال الدین شمس مربی سلسلہ کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "قانتہ جمالی" رکھا گیا ہے۔ خاندان مسیح موعود و احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک۔ صالح اور دین کی خادمہ بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(نصیر احمد ملتانی۔ ربوہ)

تقویٰ اور عبادات کی قبولیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹)

مجاہدین تحریک جدید

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۲۳ اخاء ۱۳۶۳ ہش

گناہ کا زہر اور اس میں پوشیدہ ایک حکمت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں عطا کی ہیں وہ اگر ان صلاحیتوں کو صحیح طور پر بروئے کار لائے تو وہ دین اور دنیا میں ترقی کر کے بہت اعلیٰ مراتب پر فائز ہو سکتا ہے۔ لیکن خطاء و نسیان بھی انسان کی فطرت کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان بسا اوقات گناہوں کا ارتکاب کر کے اسفل سافلین میں جا گرتا ہے۔ نیکیاں بجا لانے کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزاء کا مستحق قرار پاتا ہے اور بدیوں کا ارتکاب کر کے وہ اپنے آپ کو سزا کا مستوجب بنا لیتا ہے۔ جزا سزا کا یہ ایک عام قانون ہے جو ازل سے جاری و ساری ہے اور اس قانون کے قیامت کے روز بھی بروئے کار آنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض کو جزا کا اور بعض کو سزا کا مستحق قرار دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جزا سزا کے اس عام قانون کا اس آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے:۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

(الزلزال آیات ۸، ۹)

پس جس نے ایک ذرہ کے برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بدی کی ہوگی وہ اس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گناہوں کی سزا نہ صرف اگلے جہان میں ہی ملے گی بلکہ اکثر گناہوں کی سزا ایک حد تک اس جہان میں بھی مل کر رہتی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ آل فرعون اور ان سے پہلی نافرمان قوموں (جو گناہوں میں ملوث تھیں) کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (آل عمران آیت ۱۲)

سو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا۔ یاد رکھو اللہ جب سزا دے تو بہت سخت سزا دیتا ہے۔

قوموں کے گناہوں کی پاداش میں اس کی پکڑ ہلاکت کی شکل میں بھی ظاہر ہوتی رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی اس پاداش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ (الانعام آیت ۷)

کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان سے پہلے کتنے ہی زمانہ کے لوگوں کو جنہیں ہم نے وہ طاقت بخشی تھی جو ہم نے ان کو نہیں بخشی ہلاک کر دیا۔ ہم نے ان پر بار بار برسنے والے بادل بھیجے اور بہتی ہوئی نہروں کو ان کے تابع فرمان کر دیا لیکن یہ چیزیں ان کے کچھ کام نہ آئیں اور ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کے بعد ایک اور امت کو کھڑا کر دیا۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے گناہوں کا ارتکاب کرنے والی قوموں کو گناہوں کی پاداش میں ہلاک کیا وہاں اس نے افراد کو بھی خبردار کیا کہ جو شخص بھی گناہوں میں ملوث ہوگا اس کا وبال اسی پر پلٹ کر پڑے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ (النساء آیت ۱۱۲)

وہ شخص جو گناہ کرتا ہے اپنی ہی جان کے لئے وبال کا سامان کرتا ہے اللہ ہر بات کو جانتا ہے اس کی ہر بات میں حکمت ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ گناہ ایک زہر ہے جو افراد کو بھی اور قوموں کو بھی ہلاک کر کے رکھ دیتا ہے۔ عام طور پر ہر بدی کی طرف مائل لوگوں کی جانب سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب گناہ ایک زہر ہے تو انسان کی فطرت میں یہ کمزوری کیوں ودیعت کی گئی کہ جس کی وجہ سے وہ گناہ کی طرف مائل ہو کر اس کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے اور اس طرح ہلاکت کو گلے لگا لیتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انسان میں پائی جانے والی اس کمزوری میں پوشیدہ حکمتوں کے پیش نظر جہاں اس اعتراض کے دیگر جواب دیئے ہیں، وہاں ایک جواب یہ بھی دیا ہے کہ گناہ صرف ایک زہر ہی نہیں بلکہ جہاں یہ ایک لحاظ سے زہر ہے وہاں ایک لحاظ سے تریاق بھی ہے۔ تریاق یہ اس وقت بنتا ہے جب اس کے نتیجہ میں انسان کو حقیقی توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ توبہ کے نتیجہ میں انسان کو صرف اس گناہ کی پاداش سے ہی نجات نہیں ملتی جو انسان سے سرزد ہوا ہو بلکہ بعض ایسی برائیوں سے بھی اسے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے جو بعض اوقات نیکیاں بجا لاتے کے دوران اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور جو اپنی جگہ کچھ کم ہلاکت خیز نہیں ہوتیں۔ مثال کے طور پر بعض لوگ جب بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجا لاتے ہیں تو ان میں ایک قسم کا غرور یا عجب و پندار پیدا ہو جاتا ہے جو ان کی نیکیوں پر پانی پھیر کر رکھ دیتا ہے۔ درآنحالیکہ وہ اس برائی کی ہلاکت انگیزی سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ایک شخص جب اپنی فطری کمزوری کے سبب لغزش کھاتا اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر اپنی نیکیوں کی قلعی کھل جاتی ہے اور جب وہ پشیمان ہو کر سچی توبہ کرتا ہے تو اس گناہ کی پاداش کے ساتھ اس کا عجب و پندار بھی ہوا ہوئے بغیر نہیں رہتا اور وہ ہلاک ہونے سے بچ جاتا ہے۔ اس طرح اس کا گناہ توبہ کے ساتھ مل کر تریاق کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس گناہ کی زہریلی خاصیت کے ساتھ ساتھ ایک لحاظ سے اس کی تریاقی کیفیت اور ہلاکت سے محفوظ کرنے میں اس کی اثر انگیزی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"گناہ ایک مہلک زہر مثل سم الفار و سنکھیا وغیرہ کے ہیں مگر توبہ کے ساتھ مل کر یہ تریاق کا حکم رکھتے ہیں۔ انسان کے اندر رعونت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر گناہ سے کسر نفسی پیدا ہوتی ہے جیسے زہر کو زہر مارتی ہے ایسا ہی رعونت وغیرہ کی زہر کو گناہ مارتا ہے۔ حضرت آدم کے ساتھ جو ذلت آئی اس کے بھی یہی معنے ہیں ورنہ اس کے اندر بھی تکبر پیدا ہوتا کہ میں وہ ہوں جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور ملائکہ نے سجدہ کیا مگر اس خطا سے وہ شرمسار ہوئے اور اس تکبر کی نوبت ہی نہ آئی۔ پھر اس شرمساری سے سارے گناہ معاف ہوئے۔ اسی طرح بعض سادات آج کل فخر کرتے ہیں مگر نسبی دعویٰ کیا شے ہے؟ اس سے رعونت پیدا ہوتی ہے۔ ہر ایک تکبر زہر قاتل ہوتا ہے۔ اسے کسی نہ کسی طرح مارنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۲۳۴)

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝" (لقمٰن: ۱۹)

اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا۔ اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے، فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیاں

اور پاکیزہ ازدواجی زندگی

مکرم
رانا اسد اللہ خانصاحب
سیالکوٹ

شادی انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے جو نسلِ انسانی کی بقا اور ارتقاء کے لیے لازم ہے۔ اور مختلف ممالک اور اقوام میں مختلف شکلوں میں رائج ہے۔ ہمارے مذہب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت کے مطابق ازدواجی زندگی کا یہ طریق نکاح کے نام سے موسوم ہے۔ ازدواجی تعلقات و معاملات میں فریقین ہر دو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے اصولوں کے تحت زندگی گزارنے، حسنِ سلوک سے پیش آنے باہمی محبت و مروت سے دو قالب یک جان ہو کر شریکِ حیات بننے کی کوشش کرنی چاہیے تا ہماری یہ دنیا داری بھی عبادت بن جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

المومن یؤجر فی کل امرہ حتی فی اللقمۃ یرفعھا الی فی امرأتہ۔

(اربعین)

یعنی مومن جب اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی اس کو ثواب ہوتا ہے۔

پھر فرمایا:۔

"ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائھم"

کہ ایمان میں کامل ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہو۔

(ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی"

تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک و برتاؤ کرے اور میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ۔

شادی کی فضیلت

بعض مذاہب نے تجرد کو ایک بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے لیکن بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

النکاح من سنتی من رغب عن سنتی فلیس منا

(ابن ماجہ)

نکاح میری سنت ہے جس نے اس سے روگردانی کی وہ ہم میں سے نہیں

تجرد کا طریق

ان مذاہب کے پیروکاروں کو تجرد کی زندگی گزارنے کا خدا تعالیٰ نے حکم نہیں دیا تھا بلکہ از خود انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا۔ جیسے کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) پھر ہم نے ان کے (یعنی اولاد نوحؑ و ابراہیمؑ کے) بعد اپنے رسول ان کے نقشِ قدم پر چلا کر بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلایا اور اس کو انجیل بخشی۔ اور جو اس کے متبع ہوئے ہم نے ان کے دل میں رأفت اور رحمت پیدا کی اور انہوں نے کنوارا رہنے کا طریق اختیار کیا جسے انہوں نے خود اختیار کیا تھا۔ ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا (گو) انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ طریق اختیار کیا تھا مگر اس کا پورا لحاظ نہ رکھا۔ پس ان میں سے جو مومن تھے ان کو ہم نے مناسب حال اجر بخشا اور ان میں سے بہت سے فاسق تھے۔

ولیمہ

شادی کے بعد ولیمہ کرنا سنتِ نبویؐ ہے لیکن اس میں بھی سادگی کا انداز ہوتا تھا۔ آنحضرتؐ کا سب سے "شاندار" ولیمہ ملاحظہ ہو۔

"حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جتنا شاندار ولیمہ حضرت زینبؓ کے نکاح میں کیا اتنا اپنی کسی شادی میں بھی نہیں کیا (اور) حضرت زینبؓ کے نکاح میں ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا"

(بخاری)

حضرت صفیہؓ کے ساتھ شادی پر ولیمہ کے کھانے کا جو انتظام ہوا وہ حسب تفصیل ہے۔ اس ولیمہ میں نہ روٹی کا انتظام تھا نہ گوشت کا بلکہ آپؐ نے چمڑے کا دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ دسترخوان بچھایا گیا۔ دسترخوان پر کچھ کھجوریں کچھ پنیر کے ٹکڑے اور کچھ گھی چُن دیا گیا اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ (بخاری)

بعض بیویوں کا ولیمہ تو صرف دو سیر جو کے ساتھ کر دیا۔ (بخاری)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات:۔

حضرت خدیجہؓ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف پچیس برس کے تھے تو مکہ میں بنی اسد قبیلہ کی ایک متمول پاکباز عورت خدیجہ جس کی شرافت کی وجہ سے عوام انہیں "طاہرہ" یعنی پاکباز کہتے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت، دیانت اور صداقت کی شہرت سن کر اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ آپؐ کو بھجوایا واپسی پر حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کی تائید کی تو حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو پیغامِ نکاح بھجوایا۔

آپؐ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب سے مشورہ فرمایا اور مشورہ کے بعد اس پیغام کو قبول فرمایا۔

چنانچہ پانصد درہم حق مہر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپؐ کے چچا نے پڑھا۔ اُس وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس برس تھی۔ اس کے بعد پچیس برس کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ گزارا وہ آپؐ کی زندگی کا بہترین اور پُرسکون زمانہ تھا۔ جو باہمی خوشی کے ساتھ گزرتا رہا۔

ہر سخت رویہ اور ظلم و تعدی اور غصے کے دوران جو کفار کی طرف سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پورا پورا ساتھ دیا۔

حضرت خدیجہؓ حضور پُرنور کا بے حد احترام کرتیں تھیں اور آپؐ کے احترام اور استراحت کا ہر طرح سے خاص خیال رکھتیں تھیں۔ ۶۵ برس کی عمر میں حضرت خدیجہ نے وفات پائی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچاس برس کے تھے۔

اس تمام لمبے عرصہ میں یعنی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی میں آپؐ نے کسی عورت سے کوئی اور شادی نہ کی حالانکہ اگر آپؐ اس عرصہ میں دوسری شادی کرنا چاہتے اور اگر آپؐ کسی کا انتخاب بھی کر لیتے تو کسی کی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوتا بلکہ لوگ آپؐ کی تائید کرتے:۔

حضرت سودہؓ

حضرت سودہؓ سکران نامی ایک صحابیؓ کی بیوی تھیں انہوں نے اسلام قبول کیا ہوا تھا۔ کفار کے ظلم و ستم سے بچنے کے لیے میاں بیوی ایبے سینیا ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ سکران نے وہیں جلاوطنی ہی میں وفات پائی اور انکی بیوہ بے حد خستہ حالت میں رہ گئیں اور واپس لوٹ آئیں۔ اب ملک کے دستور کے مطابق صرف شادی ہی ایسا ذریعہ تھا جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیوہ کی حفاظت اور مدد کر سکتے تھے چنانچہ آپؐ نے حضرت سودہؓ سے شادی کر لی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ سعید روح تھے جنہوں نے جب سُنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو بلا کسی توقف کے مردوں میں سے سب سے پہلے آپ کے دعویٰ پر ایمان لے آئے۔ آپ مکہ کے بہت بڑے تاجر تھے آپ کی ایک صاحبزادی کا نام عائشہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی اس صاحبزادی کی شادی آنحضورؐ سے کر دی زندگی بھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری محبت اور اطاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر کے مزید وفاداری کا ثبوت فراہم فرمایا۔

یہ شادی ہجرت مدینہ کے بعد شوال کے مہینہ میں ہوئی۔ اور حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی ثابت ہوئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حفصہؓ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں جنگِ بدر میں ان کا خاوند شہید ہو گیا تھا حضرت عمرؓ کی سخت طبیعت کا سب اصحاب کو علم تھا۔ اس لیے اُن کی بیٹی حفصہؓ سے شادی کے لیے کوئی بھی صحابی رضامند نہ ہوتا تھا نہ حضرت ابوبکرؓ اور نہ حضرت عثمانؓ اسی لیے وہ عرصہ سے بغیر خاوند کے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقتِ حال ظاہر کی تو آپؐ نے حضرت حفصہؓ کو اپنے حرم میں داخل فرما لیا اور اس کی بہت خوشیاں منائی گئیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آزاد شدہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کی شادی عرب کے اونچے اونچے گھرانوں میں سے ایک اونچے گھرانے کی خاتون حضرت زینبؓ سے کرا دی۔ لیکن باہمی رنجش پیدا ہو گئی۔ آخر زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور خواہش ظاہر کی کہ وہ زینبؓ کو طلاق دینا چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اس میں کوئی غلطی پائی ہے؟ زیدؓ نے نفی میں جواب دیا اور کہا لیکن میں اس کے ساتھ آئندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر حضورؐ نے حکماً زور دیا کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس کی حفاظت کرو۔ اور خبر گیری کرو اور خدا سے ڈرو اور آپؐ اس معاملہ کو پوشیدہ رکھ کر حضرت زیدؓ کو نصیحت کرتے رہے تاکہ لوگوں کو یہ ٹھوکر نہ لگے کہ ایک شریف خاندان کی لڑکی ایک آزاد کردہ غلام سے بیاہ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھا کام نہیں کیا بلکہ فتنہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ لیکن زیدؓ نباہ نہ کر سکے اور آخر کار حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی۔ آپؐ کو اس کا بہت صدمہ ہوا پھر اذنِ الٰہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت زینب سے نکاح ہوا تا یہ بدمزگی طول نہ پکڑے۔ اور یہ غلط خیال بھی ختم ہو کہ متبنیٰ حقیقی بیٹے کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت ماریہ قبطیہؓ

حضرت ماریہؓ کو مقوقس شاہِ مصر نے اپنے ملک کے رواج کے مطابق لونڈی کے طور پر تحفۃً رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔ ان سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح فرمایا اور انہیں کے بطن سے حضرت ابراہیمؓ صاحبزادہ رسولؐ پیدا ہوئے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت صفیہؓ سے شادی کی تو آپؐ کا مدینہ اور خیبر کے درمیان قیام تھا وہاں حضرت صفیہؓ سے شادی ہوئی۔

(صفیہ بنت حیی بن اخطب الیہودی من سبط ہارون)

حضرت صفیہ جنگِ خیبر میں کسی مسلمان کے ہاتھوں قید ہو کر آئیں۔

آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا وہ مسلمان ہو گئیں اور پھر ان کی درخواست پر نکاح کیا اور شادی ہوئی

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُمِّ سلمہ ایک مسلمان کی بیوہ تھیں جو کہ کفار کے ہاتھوں کسی جنگ میں شہید کر دیئے گئے ان کے رشتہ دار اس قابل نہ تھے کہ ان کی مدد کر سکیں اور نہ ہی وہ ان کی مدد لینے کے لیے تیار تھیں لیکن کسی محافظ اور مددگار کی ضرورت تھی سو آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے عظیم جذبہ سے آپؓ سے شادی فرمائی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

بنی مصطلق (قبیلہ) کے سردار حارث کی بیٹی جویریہؓ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر لائی گئیں۔ جب وہ گرفتار ہوئیں تو انہوں نے وعدہ لے رکھا تھا کہ جب وہ ایک معقول رقم دے کر آزادی حاصل کریں گی چنانچہ جب یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو حضرت جویریہؓ نے آپؐ سے ہی درخواست کی کہ وہ رقم آپؐ ادا فرما دیں آپؐ نے وہ رقم دے دی تو وہ آزاد ہو گئیں۔ اور آپؐ کا حسنِ اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گئیں اور پھر شادی کی درخواست کی جو حضورؐ نے منظور فرمائی اس طرح آپ سے شادی ہو گئی۔

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ابو سفیان کی بیٹی اُمِّ حبیبہؓ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہوا۔

ایک دفعہ ابو سفیان فتح مکہ سے پہلے لیکن صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ میں اپنی بیٹی کے گھر گئے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر بچھا ہوا تھا وہ اس پر بیٹھ گئے۔ بیٹی نے کہا ابا! یہ حضورؐ کا بستر ہے آپ اس پر نہ بیٹھیں۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت میمونہؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں سے تھیں۔ آپؐ نے ان سے شادی محض غریب رشتہ دار کی امداد کی خاطر فرمائی۔

ازواج مطہراتؓ میں انصاف

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپؐ کی نو بیویاں تھیں آپؐ ان میں سے آٹھ کے لیے برابر وقت تقسیم فرماتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

یہ ازواج مطہرات مندرجہ ذیل تھیں۔

۱ حضرت عائشہؓ (۲) حضرت حفصہؓ (۳) حضرت اُمِّ حبیبہؓ (۴) حضرت سودہؓ (۵) حضرت اُمِّ سلمہؓ (۶) حضرت صفیہؓ (۷) حضرت میمونہؓ (۸) حضرت جویریہؓ (۹) حضرت زینبؓ:

ان میں سے آٹھ کے لیے باری کی تقسیم تھی اور حضرت سودہؓ نے بڑھاپے کی وجہ سے بخوشی اپنے حقوق حضرت عائشہؓ کے لیے بخش دیئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کے درمیان مساوات قائم فرماتے اور ان میں ہر طرح کی برابری فرماتے تھے۔ ذرا سی کمی بیشی نہیں فرماتے تھے۔ اور اس کے ساتھ یہ دعا بھی فرماتے تھے کہ اے اللہ جس قدر میری طاقت تھی میں نے اپنی بیویوں کے درمیان برابر کی تقسیم کی اور جو میری طاقت میں نہیں اس کا تو مالک ہے

(ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے نام پر قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ قرعہ میں جس کا نام نکل آتا ان کو اپنے ہمراہ سفر میں لے جاتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمِّ سلمہؓ سے شادی کی تو رات گزارنے کے بعد صبح کو ان سے فرمایا تیری وجہ سے تیرے خاندان پر کوئی دھبہ تو نہیں آئے گا۔ اگر تیرا منشاء ہو تو سات رات تیرے پاس رہوں اور سات رات دوسری بیویوں کے ہاں اور اگر تو چاہے تو میں تین رات تیرے پاس قیام کروں اور اسی طرح باقی بیویوں کے پاس رہوں تو حضرت اُمِّ سلمہؓ نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس تین راتیں قیام فرمایئے۔ (مسلم شریف)

ازواج مطہراتؓ سے حسنِ سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف فرما ہوتے تو گھر کے کام کاج میں ازواج مطہراتؓ کا ہاتھ بٹاتے۔ حتیٰ کہ گھر کے بہت سے کام جو عورتوں کے ہوتے ہیں وہ خود اپنے مبارک ہاتھوں سے کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج یہی سمجھتی تھیں کہ حضورؐ مجھے زیادہ پسند فرماتے ہیں حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ اسی بنا پر کہا کہ ہم تو نبی کی بیویاں ہیں اور قریش کے خاندان میں سے ہیں یعنی آپ کی رشتہ دار بھی ہیں (کوئی چچا کی بیٹی ہے کوئی پھوپھی کی بیٹی ہے۔) اور حضرت صفیہؓ سے کہا کہ تمہارا باپ تو یہودی ہے۔ اس پر حضرت صفیہؓ رونے لگیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا ماجرا سنا تو فرمایا صفیہ تم ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہو تمہارا باپ بھی نبی تھا (یعنی حضرت موسیٰؑ) اور تمہارا چچا بھی نبی تھا (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام) اور تمہارا خاوند بھی نبی ہے یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیکن یہ محض نبی کی بیویاں ہیں انکے چچے یا باپ تو نبی نہیں۔ اور ان کو فرمایا اللہ سے ڈرو۔

(ترمذی)

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضورؐ جب کبھی گھر میں بکرا ذبح کرواتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھجواتے۔ اور حضرت خدیجہؓ کا اتنا ذکر فرماتے کہ ایک بار آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! خدا نے آپؐ کو اتنی اچھی بیویاں دیں لیکن پھر بھی آپؐ خدیجہؓ کا ذکر ضرور کرتے ہیں گویا دنیا میں صرف وہی ایک عورت پیدا ہوئی تھی۔

حضورؐ نے فرمایا! "عائشہ اس میں بڑی خوبیاں تھیں۔ خدا نے مجھے اولاد بھی اسی سے دی۔"

مدینہ میں ایک بار آپؐ حضرت عائشہ کے ہاں ہی مقیم تھے۔ کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد ملنے آئیں۔ دروازے پر آ کر انہوں نے اجازت مانگی۔ آپؐ بے تاب ہو کر اُٹھے اور فرمایا۔ خدیجہؓ کی سی آواز ہے۔ معلوم ہوتا ہے ہالہ آئی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے واپس تشریف لائے اور میرے گھر کے ایک طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ اتفاقاً ہوا چلی اس سے پردہ کا ایک کونہ اٹھ گیا اور وہاں پر میری گڑیاں رکھی ہوئی تھیں آپؐ نے دیکھ کر فرمایا:۔

اے عائشہؓ یہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ یہ میری گڑیاں ہیں اور ان میں ایک گھوڑا بھی رکھا ہوا تھا اور اس کے دو پر تھے۔ اس پر بھی حضورؐ کی نظر پڑ گئی۔ آپؐ نے فرمایا اچھا یہ تو بتاؤ کہ گڑیوں کے پاس اور کیا چیز رکھی ہوئی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جواب دیا حضورؐ یہ گھوڑا ہے اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کبھی گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں۔ یہ پر کیسے؟ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کیا آپؐ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر ہوتے تھے۔ اس پر حضورؐ کو بہت ہنسی آئی اتنے ہنسے کہ آپؐ کے اندر کے دانت مبارک بھی نظر آنے لگے۔ (ابو داؤد)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ ایک بیوی نے جس کے گھر باری تھی شہد کا شربت پلایا جو آپؐ کو پسند تھا اس وجہ سے آپؐ دیر تک اس کے ہاں ٹھہرے۔ دوسری بیویوں کو یہ بُرا لگا۔ ایک بیوی نے جسے شاید شہد پسند نہ تھا آپؐ سے کہا یا رسول اللہ آپؐ کے منہ سے بُو آتی ہے۔ آپؐ بہت نازک طبع تھے آپؐ نے دل میں عہد کیا کہ آئندہ شہد نہ پئیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال جماعت احمدیہ کی نرسری ہیں

تربیتِ اولاد اور انصار اللہ

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

مجلس انصار اللہ کا ہر رکن اِلَّا ماشاء اللہ صاحب اولاد ہوتا ہے اور صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ یہی بچے بڑے ہو کر دین کے خادم بنیں۔ جس طرح ہر باغبان نرسری کی سردی اور گرمی سے حفاظت کرتا ہے کہ یہ کسی صورت ضائع نہ ہوں تاکہ اس نرسری سے ایک نہایت ہی خوبصورت عمدہ اور شیریں ثمرات دینے والا باغ تیار ہو سکے اسی طرح جماعت احمدیہ کی نرسری اطفال ہیں جن کی دیکھ بھال نشوونما اور صحیح تربیت کی ذمہ داری ان کے والدین یا بزرگوں یا بالفاظ دیگر انصار پر ہے

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ

(بخاری و مسلم)

کہ بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں گویا بچہ اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے اگر اس کے اردگرد اس کے والدین عیسائیت کی باتیں کریں گے تو وہ بچہ عیسائی بن جائے گا۔ یہودیت کی باتیں کریں گے تو یہودی بن جائے گا گویا اگر اسے صحیح دینی اور ایمانی ماحول میسر ہوگا تو وہ اپنے اس ایمان کے جلو میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اعلانِ توحید کہنے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ بچہ جب اس دنیا میں آنکھ کھولے اور سانس لے تو سب سے پہلی آواز اس کے کانوں میں خدا اور اس کے رسولؐ کی پڑے۔

عرصہ گزرا ہندوستان کے اخبارات میں ایک "رامو" بچے کا واقعہ بڑا مشہور ہوا تھا جو جنگل میں چلتی ہوئی مال گاڑی میں سوار ہو گیا تھا ایک اسٹیشن پر جب لوگ اسے پکڑنے لگے تو یہ آگے سے بھیڑیئے کی طرح غراتا تھا اور ہر ایک کو نوچنے کو دوڑتا تھا اسے مشکل سے قابو میں کیا گیا اور ایک ہسپتال میں ماہرین کے زیر علاج رکھا گیا یہ ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے کہ بچپن میں جب یہ دودھ پیتا بچہ تھا اس بچے کی والدہ اسے جنگل میں ایک درخت کے نیچے بٹھا کر خود جنگل میں لکڑیاں کاٹنے چلی گئی واپسی آئی تو بچہ موجود نہیں تھا۔ اسے ایک بھیڑیا اٹھا کر اپنی کھوہ میں لے گیا وہیں یہ بچہ ان درندوں میں پلتا رہا ماحول سے متاثر ہو کر کچا گوشت کھانے، غرانے اور درندوں کی دیگر صفات اس کے اندر پیدا ہوتی چلی گئیں۔ پس بچہ کو جیسا ماحول ملتا ہے وہ اس میں ڈھل جاتا ہے اگر اسے خالص دینی ماحول میسر آجائے تو نہ صرف وہ خادم دین بنتا ہے بلکہ والدین کے لیے بھی قرۃ العین ثابت ہوتا ہے۔

فرعون بادشاہت ہی نہیں بلکہ خدائی کا دعویٰ دار بھی تھا اور کہتا تھا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں جس رب کی طرف تمہیں موسیٰؑ بلا رہے ہیں اس میں کوئی طاقت نہیں بلکہ میں تمام طاقتوں اور خزانوں کا مالک ہوں لیکن یہی فرعون جب دریائے نیل میں غرق ہونے لگتا ہے موت سامنے نظر آتی ہے اور اسے یہ یقینی ہو جاتا ہے کہ اب موت سے اسے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی تو اس کی وہ فطرت صحیحہ جس کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ

مامن مولود الا یولد علی الفطرۃ

کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ کے اوپر پیدا ہوتا ہے یہی فرعون بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ۔

اٰمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ

کہ میں موسیٰ اور ہارون کے رب کے اوپر ایمان لاتا ہوں۔ اس کی خدائی کے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور اس کی فطرت جاگ اٹھتی ہے۔

پس اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اپنے بچوں کی بچپن میں صحیح تربیت کریں گے تو یہ بچے بڑے ہو کر ایک مفید وجود بن سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی جو تربیت کی وہ بچپن سے تھی اور اسی تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیلؑ سے یہ کہا کہ اے میرے بیٹے میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی راہ میں قربان کر دوں تو حضرت اسماعیلؑ جواب دیتے ہیں۔

یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔

کہ اے میرے باپ جو اللہ کا حکم ہے اسے پورا کریں میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔ میں اپنی گردن خدا تعالیٰ کے رستے میں کٹوانے کے لیے تیار ہوں۔ ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ آپ نے میری تربیت اس رنگ میں کی ہے کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کس کو اولاد پیاری ہو سکتی ہے! یہ صحیح ہے کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ وسلم کے نواسے تھے وہ نواسے جو آپ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے بطن مبارک سے تھے وہ نواسے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے بیٹے تھے جو گیارہ سال کی عمر میں آپ پر ایمان لائے اور پھر اس صدق و صفا کے ساتھ اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا جو رہتی دنیا تک تاریخ کی زینت بنا رہے گا یہ نواسے اس ہستی (ابو طالب) کے پوتے تھے جنہوں نے شعب ابی طالب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین خدمت کی تھی آپ کو اپنے ان نواسوں کی تربیت کا بچپن سے احساس تھا۔ ایک دفعہ حضرت حسنؓ جن کی عمر صرف ۲½ سال تھی کھانا کھاتے ہوئے ادھر ادھر ہاتھ مار رہے تھے کہ آپؐ نے ان کو فرمایا

کُلْ بِیَمِیْنِکَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ اردگرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا مقصود ہوتا ہے کہ یہ بچہ ہمارا بڑا لاڈلا ہے۔

حدیث میں ایک اور واقعہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں امام حسنؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر نکال لی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کر کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لیے بوجھ بننا۔

دوسری چیز جس کے متعلق انصار اللہ کے اراکین کو اپنی اولاد کی تربیت کرتے ہوئے خیال رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ بچوں کو بچپن سے ہی نماز کی عادت ڈالی جائے جو والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بڑے ہو کر یہ خود بخود نمازی بن جائیں گے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ یاد رکھیں بچپن کی عادت عمر کے آخر تک جاتی ہے۔ جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں اور وہ نماز ادا نہیں کرتے تو والدین کو بھی تکلیف ہوتی ہے عہدیداروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ دیکھنے والے ذمہ داروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے کہ فلاں نوجوان نماز نہیں پڑھتا حالانکہ اس بچے کی طرف اسکے والدین نے بچپن میں توجہ نہیں دی ہوتی۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ نمازی نہ بنتے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کے لئے حکم دو اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو فَاضْرِبُوْہُ اگر تمہیں ڈانٹنا بھی پڑے۔ اگر تمہیں مارنا بھی پڑے تو اسے نماز باجماعت کے لئے اپنے ساتھ لاؤ۔ تاکہ وہ شروع سے ہی نماز کا عادی بن جائے۔ اگر والدین ان کو نماز کا عادی بنا دیں گے تو یہ بچے خدا کے فضل سے دیگر دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی تیار ہوں گے۔

تیسری چیز جسے انصار اللہ کو بچوں کی تربیت کرتے ہوئے مدنظر رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ گھروں میں والدین گفتگو کرتے ہوئے عہدہ داروں، بزرگوں اور بڑوں کا نام ادب سے لیں۔ اس کا اثر بچوں پر پڑتا ہے اور نتیجۃً ان کے دلوں میں بڑوں کا ادب پیدا ہوگا وہی ادب جس کے متعلق کہتے ہیں ؎

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اگر خدا سے محبت کرنی ہے تو اس کے لئے بھی ادب ضروری ہے۔ اور یہ ادب آپ بچپن میں اپنے بچوں کو سکھا سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

مجھے ایک دوست کا احسان اپنی ساری زندگی میں نہیں بھول سکتا اور میں جب کبھی اس دوست کی اولاد پر کوئی مشکل پڑی دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ٹیس اٹھتی ہے اور ان کی بہبودی کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ ۱۹۰۳ء کی بات ہے جبکہ حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین والے مقدمے کی پیروی کے لئے گورداسپور میں مقیم تھے۔ وہ دوست جن کا میں ذکر کر رہا ہوں مراد آباد دیوبند کے رہنے والے تھے اور فوج میں رسالدار میجر تھے۔ محمد ایوب ان کا نام تھا وہ حضرت مسیح موعود سے ملنے کیلئے گورداسپور آئے تھے۔ انہوں نے دو بائیں ایسی کیں جو میرے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں دلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رواج تھا کہ بچے باپ کو تم کہہ کر خطاب کرتے .... میری عادت بھی تم کہنے کی ہوگئی تھی ..... چنانچہ مجھے اس دوست کی موجودگی میں آپ (حضرت مسیح موعود) سے کوئی بات کرنی پڑی۔ اور میں نے تم کا لفظ استعمال کیا۔ یہ لفظ سنکر اس دوست نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور مجلس سے ایک طرف لے گئے اور کہا میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے لیکن یہ ادب ہی چاہتا ہے آپ کو آپ کی غلطی سے آگاہ کروں اور وہ یہ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے وقت کبھی بھی تم کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ آپ کے لفظ سے مخاطب کریں۔ ورنہ آپ نے پھر یہ لفظ بولا تو جان لے لوں گا ..... اس دوست کے سمجھانے کے بعد میں آپ کا لفظ استعمال کرنے لگا اور ان کی اس نصیحت کا اثر اب تک میرے دل میں موجود ہے"۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ ۹۲-۹۱)

حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی بات ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ نے ایک دفعہ بچپن میں اپنے ایک دوست سے کہا کہ

"دیکھو وہ نظام الدین کا مکان ہے"

اس پر حضور نے انہیں نصیحت فرمائی اور ٹوک دیا اور فرمایا: "میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے"۔

تو دیکھئے بزرگ اور بڑے لوگ اپنے بچوں کے ذہنوں میں یہ ادب کس طرح پیدا کرتے ہیں کہ اگر آپ دوسروں کو عزت دینگے تو اللہ تعالیٰ آپ کو عزت دے گا۔ لیکن ہمارے سامنے ہمارے بچے گستاخیاں کر رہے ہوتے ہیں بڑوں کا بے ادبی کے ساتھ نام لے رہے ہوتے ہیں اور ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے یہ کہہ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ یہ بڑے ہونگے تو خود بخود سمجھ جائیں گے۔

چوتھی ضروری بات یہ ہے کہ بچپن سے ہی بچوں کے اندر سچ بولنے کی عادت پیدا کر دی جائے۔ ان کی اس رنگ میں تربیت کی جائے کہ خواہ کتنا بڑا نقصان ان کے ہاتھوں ہو جائے انہیں یہ باور کرا دیا جائے کہ تم نے ہمیشہ سچ بولنا ہے تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ڈر اور خوف جو انہیں جھوٹ بولنے پر مجبور کرتا ہے سچ بولنے پر مجبور کر دے گا۔ سچ کتنی قیمتی متاع ہے اسکے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں سچ خدا کو پسند ہے اور اسی لئے اس نے فرمایا:

كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

کہ نہ صرف یہ کہ تم خود سچے بنو۔ بلکہ سچوں کی صحبت بھی اختیار کرو۔

پانچویں چیز جو بچوں کی تربیت کیلئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ شروع سے ہی ان کے دلوں میں انفاق فی سبیل اللہ کی عادت پیدا کی جائے۔ اس چیز کو پیدا کرنے کے لئے خلفائے احمدیت نے وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات جماعت کے بچوں کے سامنے رکھی ہیں۔ مثلاً وقف جدید کا دفتر اطفال محض اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اس مالی قربانی میں شامل ہوں ان کے ننھے ننھے ہاتھوں سے چندہ دلوایا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی عادت ان کے اندر پیدا ہو اور جب یہ خود کمانے کے قابل ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں مال و دولت سے نوازے تو بچپن سے ان کی ٹریننگ اس کی قسم کی ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے چلے جائیں اور قطعاً یہ احساس ان کے دلوں میں پیدا نہ ہو کہ خدا کے راستہ میں خرچ کرنے سے ہمارا مال کم ہو جائے گا۔

تربیتی نقطۂ نگاہ سے سب سے اہم امر یہ ہے کہ جہاں اولاد کی تربیت کے لئے کوشش کی جائے وہاں باقاعدگی سے اپنے بچوں کے لئے دعا بھی کی جائے۔ حدیث میں آتا ہے۔

ثلاث دعوات مستجابات دعوة المظلوم و دعوة المسافر و دعوة الوالد لولده۔

کہ تین قسم کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ خاص شرف قبولیت عطا کرتا ہے۔ مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور وہ دعا جو والد اپنے بیٹے کے لئے کرتا ہے۔ پس سب سے بڑا ذریعہ بچوں کی تربیت کا ان کے لئے دعا کرنا ہے۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں اولاد والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیگی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

"میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق دے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین اولاد عطا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ وہ سب دین کے خادم بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے تمام تمام دعا کرتا ہوں۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"۔

پس ظاہری کوششوں کے ساتھ ساتھ اگر انصار اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بھی طالب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اعانت کو طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت ڈالے گا اور انکے نتیجہ میں ایسی اولاد عطا کرے گا جو قرۃ العین ثابت ہوگی۔

خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے اور اپنی اولاد کے حقوق ادا کرنے والے ہوں تاکہ ہمارے بچے اپنے کاندھوں پر پڑنے والی ذمہ داریوں کو باحسن نباہنے والے ہوں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو آمین

(بقیہ صفحہ ۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ التحریم: ۱

اے نبی! تو اس (چیز) کو کیوں حرام کرتا ہے جس کو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے۔ تو اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بے انتہا کرم کرنے والا ہے۔

یعنی شہد کو خدا تعالیٰ نے اچھا قرار دیا ہے کسی بیوی کی خاطر اس کو ترک نہ کریں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر میں ہوتے تو اپنی بیویوں کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتے اور متبسم رہتے۔ حدیث میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خلیٰ بنسائه الَيْنُ الناس واكرم الناس ضحاكاً بسّاماً۔ (منائی)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی بیویوں کے پاس تشریف فرماتے تو آپ کا ان کے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا کہ سب سے زیادہ نرم سب سے زیادہ کریم۔ زیادہ ہنسنے والے زیادہ تبسم فرمانے والے ہوتے۔

ازواج مطہرات: مومنوں کی مائیں

قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ۔ (الاحزاب: ۷)

نبی مومنوں سے ان کی اپنی جانوں کی نسبت بھی زیادہ قریب ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

ازواج مطہرات کا بلند مقام

قرآن کریم نے ازواج مطہرات کا بلند مقام قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

(الاحزاب: ۳۲)

اے نبی کی بیویو! اگر تم اپنے مقام کو سمجھو تو تم تمام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جتنی اولاد ہوئی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئی۔ سوائے حضرت ابراہیم کے جو حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد کے نام یہ ہیں:۔

ابراہیم، قاسم، طاہر، طیب، عبداللہ

لڑکیوں کے نام:۔

زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثوم، فاطمہ

نرینہ اولاد میں سے کسی نے عمر نہ پائی۔ لڑکیوں میں سے حضرت فاطمہؓ کی نسل چلی حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی جو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد تھے۔ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ تھے۔ سادات خاندان کا آغاز یہیں سے ہوا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام شادیاں اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے ہو چکی تھیں جس میں کہ چار بیویوں کو ایک وقت میں رکھنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ خاوند انصاف اور عدل کی شرائط پوری کر رہا ہو۔

خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

برائے کالج آف ویٹرنری سائنسز، لاہور

آج کل کالج میں D.V.M. کے ڈگری کورس کے لئے داخلہ جاری ہے جس کے لئے آخری تاریخ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء ہے۔ داخلہ فارم کالج کے آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پتہ درج ذیل ہے:-

"کالج آف ویٹرنری سائنسز۔ سول لائنز۔ سنت نگر۔ لاہور"

داخلہ کے لئے ایف۔ ایس سی پاس طلباء درخواست دے سکتے ہیں۔ گزشتہ سال میرٹ ۶۴٫۸ رہا تھا۔

نشستوں کی تفصیل:

اوپن میرٹ:	۴۰ نشستیں	آرمڈ فورسز	۲ نشستیں
سیورٹس:	۷ "	چلڈرن آف گریجوایٹ } آف ایگریکلچر	۲ "
صوبائی و علاقائی بنیاد:	۲۵ "		
برائے طالبات	۳ "		

داخلہ کے خواہشمند طلباء درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:-

(۱) سلیم قیصر۔ رول ۴۲ فسٹ ایئر C.V.S. لاہور

(۲) خورشید احمد رول ۴۲ فسٹ ایئر C.V.S. لاہور

مکان ۷ گلی نمبر ۹ - آصف بلاک - علامہ اقبال ٹاؤن - لاہور ۱۸ -

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم مبشر احمد شاہین کا نکاح عزیزہ فاخرہ باجوہ بنت چوہدری ممتاز احمد صاحب باجوہ چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء بمقام البیت النصرت بعد نماز ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھا اور دعا کرائی۔

عزیزم مبشر احمد شاہین محترم چوہدری علی محمد صاحب اٹھوال (مرحوم) کا پوتا ہے اور عزیزہ فاخرہ باجوہ محترم چوہدری محمد عالم صاحب باجوہ (مرحوم) (جو چک ۳۳ جنوبی سرگودھا کے مخلص احمدی زمیندار تھے) کی پوتی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور اپنے فضل سے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

(صوبیدار چوہدری فضل قادر اٹھوال - دارالرحمت وسطی ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں ضرورت ہے

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں احباب و خواتین اپنے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے فوری رجوع کریں۔

۱- گائنی رجسٹرار	تعداد ۱
۲- انستھیٹک رجسٹرار	۱
۳- سٹاف نرس	۷
۴- میل نرس	۱
۵- ڈسپنسر	۱
۶- ایکسرے ٹیکنیشن	۱
۷- اپرنٹس	۲
۸- وارڈ اردلی	۱

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ریٹائرڈ ٹیچر سکنہ تومکی ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ ایک ڈیڑھ ماہ شوگر کی وجہ سے علیل رہی ہیں۔ اب پندرہ بیس یوم سے دل کا عارضہ ہو گیا ہے اور ٹانگیں بالکل کام نہیں کر رہیں۔ مکرم چوہدری صاحب خود بھی گھٹنے اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ان دونوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ!

خاکسار۔ منیر الدین احمد انچارج
(شعبہ رشتہ ناطہ)

تم تمام سفلی کینوں اور جھگڑوں کو چھوڑ دو!

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:-

"اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے۔ خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں ..... میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو۔ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر رحم ہو۔ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں۔ جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو۔ جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیر میں تمام میل اور چرک کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے۔ اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی۔ کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا۔ یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴-۱۵)

— نظارت اصلاح وارشاد —

درخواست ہائے دعا

○ خاکسار نے بطور ٹیچر نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج وا (اپر ریجن) غانا میں خدمات انجام دینی شروع کر دی ہیں۔ احباب کرام سے مقبول خدمت دین کی سعادت حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالباری قیوم - نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج - وا (اپر ریجن) غانا)

○ خاکسار کے دادا جان چوہدری فتح محمد صاحب سکنہ چک نمبر ۹۶ ج ب، ۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء کو جسم کے دائیں حصے پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(محمد صادق ناصر حال مقیم ISERLOHN - مغربی جرمنی)

○ خاکسار کے بہنوئی مکرم قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ آمنہ شیخوپورہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری کافی ہو چکی ہے۔ احباب کرام سے مودبانہ درخواست دعا ہے۔

(مظفر حسین عباسی باندھی ضلع نواب شاہ)

"مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ" (ابوداؤد)

جو شخص اس نیت سے غلہ جمع کرتا ہے کہ نرخ بڑھنے پر فروخت کرے تو وہ خطاکار ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ابتلاء آتا ہے تو انسان اُن تکالیف کو حقیر سمجھتا اور اُن میں لذّت محسوس کرتا ہے

کیونکہ اُس کے دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ مَیں ادنےٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ ابتلاء وعذاب میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پانچواں فرق یہ ہے کہ ابتلاء میں انسان کو احساسِ بلا نہیں ہوتا۔ جب ابتلاء آتا ہے تو انسان ان تکالیف کو حقیر سمجھتا ہے اور ان میں لذّت محسوس کرتا ہے کیونکہ اس کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ مَیں ادنیٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں۔ مثلاً اُس کا مال جاتا ہے تو کہتا ہے خدا کے لئے ہی گیا ہے اس لئے کیا پرواہ ہے یا اگر اس کا بیٹا مر جاتا ہے تو کہتا ہے خدا نے ہی دیا تھا اگر اس نے واپس لے لیا ہے تو کیا غم ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غرض ابتلاء میں دُکھ کا اثر قلب پر ہمت شکن نہیں ہوتا کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ مَیں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں۔ بعض اوقات سخت عذاب میں بھی احساس تکلیف مٹ جاتا ہے مگر یہ اختلال حواس کی وجہ سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھٹا فرق یہ ہے کہ عذاب میں روحانیت کم ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ عذاب میں خدا تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں خدا تعالیٰ کی طرف اور زیادہ توجہ ہو جاتی ہے۔ ابتلاء اور عذاب میں یہ چھ موٹے موٹے فرق ہیں جن کو یاد رکھنا چاہیئے۔

اَوَ لَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ میں بتایا کہ وہ بزدل لوگ جو مشکلات کے دور میں مومنوں کا ساتھ نہیں دیتے لیکن جب مصائب کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور فتوحات کا دور آ جاتا ہے تو مومنوں کو آ آ کر کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں ہمیں بھی انعامات میں شریک کیا جائے۔ کیا انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ ایمان کا انعام تو خدا نے دینا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر انہیں دُنیوی مال و دولت یا حکومتی عہدوں میں سے کوئی عہدہ مل بھی گیا تو کیا ہوا اصل انعام تو خدا تعالیٰ نے دینا ہے۔ اور وہ تمہاری اس دھوکا بازی کو خوب جانتا ہے اس لئے یہ چالاکیاں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں بھی ابھی کئی جھٹکے ایسے لگیں گے جن سے تمہاری منافقت کا پردہ چاک ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا ——

وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ متواتر ایسے ابتلاء پیدا کرتا چلا جائے گا جن سے دنیا پر بھی ظاہر ہو جائے گا کہ کون سچا مومن تھا اور کون منافق۔ اور خود ان منافقوں پر بھی اپنے دعوئ ایمان کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جز ۳ صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

نمایاں کامیابی

(۱) خاکسار کی بھانجی فرح ناز بنت پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ (مرحوم) سانگھڑ نے ایف اے کے امتحان میں ۱۱۰۰ میں سے ۷۰۹ نمبر حاصل کر کے ضلع سانگھڑ میں پہلی اور حیدرآباد بورڈ میں ساتویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب کرام سے مزید دینی و دنیوی ترقیات حاصل کرنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اعجاز احمد۔ ۳۶۳ پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی ۵)

(۲) عزیزم صادق محمد طاہر گورنمنٹ کالج جوہر آباد میں تھرڈ ائر کے امتحان میں اسلامیات اور عربی کے امتحان میں اوّل آئے ہیں۔ الحمد للہ! قبل ازیں عزیز موصوف کالج کے نعت خوانی کے مقابلوں میں دو بار اوّل آئے اور انعامات حاصل کئے۔ مزید اعزازات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خادم حسین ڈرائیور۔ سرگودھا)

شکریہ احباب

مَیں تمام احمدی احباب (جو کہ اندرون پاکستان و بیرون پاکستان ہیں) کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے میری نظربندی کے دوران مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اور میرے لئے دعا کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرماتے ہوئے مجھے رہائی عطا فرمائی۔ الحمد للہ! چونکہ فرداً فرداً سب خطوط کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے میں بذریعہ الفضل سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ بھی مجھے اور میرے اہل و عیال کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر پریشانی سے نجات دے (آمین!)

(محمد اعظم سمبڑیال)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ بقایا داری کے داغ سے محفوظ رہیں۔ اور اپنے وعدہ کی جلد صد فیصد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

بجٹ میں حصہ کمانے والے احمدی فرد کو اصلی آمد کے مطابق شامل کیا جائے۔

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME	
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea	15-00
اینٹی کریز	Anti Caries	15-00
پائیوریا منجن	Pyorrhea Powder	6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری

کیور ٹیو سنٹرز

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دار الشفاء نعمانیہ روڈ، نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ، کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قذافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور، ہسپتال روڈ۔
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اکرم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز۔ مدنی مارکیٹ
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سورج گنج بازار

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 607-606

اہل ربوہ کے لئے: خوشخبری

پہلی بار انوکھی پیشکش
لذت و ذائقے کا لطف دوبالا کرنے کے لئے
ہماری پیشکش آپکی پسند
● ملک شیک ● فروٹ جوس
● فروٹ چاٹ ● شامی کباب
ہر قسم کے ٹھنڈے مشروبات اور فریزر میں لگی یخ بستہ بوتلیں ہر وقت حاضر ہیں۔
آپ کی خدمت میں پیش پیش

کولڈ کارنر مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ
: پروپرائٹر :
گلزار احمد اینڈ برادرز

نئے و معمولی استعمال شدہ رنگین و بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن
اصل سے بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں
ہر قسم کے ٹیلیویژن کی خرید و فروخت و مرمت کے مرکز
ڈم ڈم ٹی وی ہاؤس
فاطمہ جناح روڈ
نیو سول لائنز۔ سرگودھا
ٹی وی پوائنٹ
کوتوالی روڈ
بالمقابل کوتوالی۔ فیصل آباد